اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
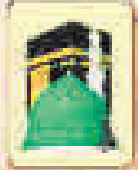
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیء اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ یْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

﴿پھر فرمایا:﴾ خود اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا طرزِ عمل سَمَاعِ مَوْتٰی کو ثابت کررہا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب حُضُور اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حُجرے میں دفن ہوئے میں بغیر چادر اُوڑھے ہوئے بے حجابانہ حاضر ہوتی اور کہتی "اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ" میرے شوہر ہی تو ہیں۔ پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی۔ "اِنَّمَا هُمَا زَوْجِیْ وَاَبِیْ" میرے شوہر اور میرے باپ ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عُضْو کھلا نہ رہے "حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ" عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرم سے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة، الحدیث ۲۵۷۱۸، ج ۱۰، ص ۱۲) تو اگر ارْواح کا سَمْع بَصَر (یعنی سننا دیکھنا) نہ مانتیں تو پھر حَیَاءً مِّنْ عُمَر کے کیا معنٰی۔

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تین باتوں میں اِخْتِلاف

﴿پھر فرمایا:﴾ تین باتوں میں اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا خِلَاف مشہور ہے اور ان تینوں میں غلط فہمی۔ **ایک تو یہی** سَمَاعِ مَوْتٰی کہ وہ سَمَاعِ عُرْفِی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے اَرْواح کے سَمَاعِ حَقِیقِی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے معراج جسدی (یعنی جسم کیساتھ معراج پر جانے) کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں:

"مَا فَقَدْتُ جَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جسم اَقْدس گم نہیں پایا۔

(الشفاء، فصل فی ابطال حجج...... الخ، ج ۱، ص ۱۹٤)

حالانکہ آپ معراج مَنامی (یعنی خواب میں معراج) کے بارہ میں فرمارہی ہیں جو "مَدِیْنَه مُنَوَّرَه" میں ہوئی اور وہ معراج تو "مَکَّهٔ مُعَظَّمَه" میں ہوئی اس وقت اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) خدمتِ اَقْدَس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مُشَرَّف نہ ہوئی تھیں اسے اس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرے "عِلْمِ مَا فِی الْغَد" کے بارہ میں اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ "حُضور کو علمِ مَا فِی الْغَد تھا" وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مُضاف ہو تو اس سے مرادِ علمِ ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حَاشِیَہ کَشَّاف پر میر سیّد شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرّہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

آیتِ قرآنی پر ایک نَحْوِی سوال

عرض:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۝ (پ۲۷, النجم:۱۳،۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کے پاس۔

میں عِنْدَ کس سے ظرف ہے۔

ارشاد: " " کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رُؤْیَتِ جِبرِیل لی ہے وہ " " کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں۔

﴿پھر فرمایا:﴾ بعض اس پوری سورت کو جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں اور اَصَحّ وَ اَرْجَح اور نظمِ قرآنی سے اَوْفَق وہی ہے جو جُمْہور صحابۂ کرام و تابعین عِظَام و آئمہ اِعلام کا مذہب ہے۔ کہ یہ تمام ضمیریں ربُّ الْعِزَّۃ جل جلالہ کی طرف راجع۔ (تفسیر کبیر، پ۲۷، النجم تحت الآیۃ۱۳، ج۱۰، ص۲۴۳)

ارشاد ہوتا ہے:

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ۝ (پ۲۷، النجم:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ "اَوْحٰی" کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل (علیہ السلام) کی طرف راجع ہوں گی۔ اور "عَبْدِهٖ" کی ضمیر بیچ میں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ)

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب — تصحیح العقائد

مصنف — حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی — قاری اشفاق احمد خان

تاریخ اشاعت — اپریل 2009ء

ناشر — ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

تعداد — ایک ہزار

کمپیوٹر کوڈ — AD7

قیمت — [illegible] روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411 فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- Info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

وَهُوَ كِتَابُهُ الْمَصُوْنُ وَخِطَابُهُ الْمَصُوْنُ يُخْبِرُ عَمَّا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ كُلِّ حَدَثٍ وَكُلِّ عِلْمٍ۔

یعنی قرآن شریف خدا کی وہ پوشیدہ کتاب اور محفوظ حکم ہے جو ایسے امور سے جو ہو چکے اور جو ہوں گے خبر دیتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (نساء: ۱۱۳)

سکھایا تم کو (یا محمد) جو تمہیں علم نہ تھا اور تم پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

صاحب تفسیر کبیر اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاَطْلَعَكَ عَلٰى اَسْرَارِهِمَا وَاَوْقَفَكَ عَلٰى حَقَائِقِهِمَا۔

یعنی اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور ان کے حقائق و اسرار پر تم کو واقف کر دیا۔ (جلد نمبر ۶، ص ۴۰)

صاحب تفسیر مدارک اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالشَّرَائِعِ اَوْ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَضَمَائِرِ الْقُلُوْبِ۔

یعنی حضور پاک کو علاوہ عالم امور شریعت ہونے کے تمام پوشیدہ امور کا عالم اور دلوں کے بھیدوں کا واقف بنا دیا۔

آیات مذکورہ بالا اور ان کی تفاسیر سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ قرآن پاک جملہ امور غیبیہ کا حامل ہے اور حضور انور علیہ السلام اس کے خزائن مخفی سے کاملاً واقف، بادیٔ النظر میں سمجھا جا سکتا ہے کہ قرآن کا علم تو غیر نبی اور دوسرے امتیوں کو بھی ہے اس کے متعلق قرآن کریم نے خود فرمایا:

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۸۵)

یعنی اے لوگو علم سے تم کو تھوڑا سا حصہ عنایت ہوا ہے۔

اور حضور علیہ السلام کے علم قرآن کے متعلق ارشاد ہوا:

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (رحمٰن:۱)

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔

پس دوسروں کا علم حضور کے علم قرآن کے ہرگز مساوی نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم میں بہت سے ایسے مضامین و آیات وحروف موجود ہیں جس کا علم سوائے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے کسی بڑے سے بڑے مقرب کو بھی نہیں۔ اِلّا یہ کہ خدا جس پر روشن فرمادے۔

نفی علم غیب کی مغالطہ دہ بحث اور اس کا دفعیہ

مانعین آیات ذیل سے سند لاتے ہیں:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (انعام:۵۰)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خزائن خدا ہیں اور میں غیب جانتا ہوں۔

صاحب تفسیر خازن اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

وَاِنَّمَا نَفٰی عَنْ نَّفْسِهِ الشَّرِیْفَةِ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ تَوَاضُعًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی وَاعْتِرَافًا بِالْعُبُوْدِیَّةِ.

یعنی حضور انور ﷺ نے ان اشیاء کی اپنی ذات میں موجود ہونے کی صرف اس لئے نفی فرمائی کہ آپ کو بارگاہ خداوندی میں تواضع مقصود تھی اور اپنی عبودیت کا اقرار واعتراف۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (نمل:۶۵)

یعنی کہو اے محمد ﷺ کہ نہیں جانتا کوئی جو آسمانوں اور زمین میں ہے غیب کی بات کو مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے اور یہ مطلب کہ خود بخود نہیں جانتے، یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بتانے سے بھی نہیں جان سکتے۔ چنانچہ اس کی تصدیق روض النضیر شرح جامع صغیر سے حسب ذیل الفاظ میں ہوتی ہے:

اَمَّا قَوْلُهٗ لَایَعْلَمُهٗ فَمُفَسَّرٌ بِاَنَّهٗ لَا یَعْلَمُهَا اَحَدٌ بِذَاتِهٖ وَمِنْ ذَاتِیْ اِلَّا هُوَ۔

لیکن اللہ کا قول کہ نہیں جانتے اس سے علم ذاتی کی نفی ہے نہ کہ علم وہبی کی۔

اسی طرح امام نووی امام ابن حجر وغیرہم نے اس آیت کی بحث میں فرمایا کہ نفی علم ذاتی کی ہے اور جو تعلیم الٰہی سے ہو اس کی نہیں بلکہ ایسا علم انبیاء اور اولیاء اللہ کو حاصل ہے۔ اسی طرح جس قدر بھی اور آیات نفی علم غیب کی ہیں ان کا یہی مطلب ہے کہ غیب بے واسطہ سوائے خدا کے کسی کو نہیں لیکن بالواسطہ علم غیب ثابت ہے اور اسی علم غیب کو اہل سنت حضور اکرم ﷺ کے لئے مانتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (لقمان: ۳۴)

بیشک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کی خبر اور نازل کرتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے (لڑکا، لڑکی) اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کیا کمائی کرے گا کل اور نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب جانتا اور خبردار ہے۔

مغیبات خمسہ

یعنی وہ پانچ باتیں جن کا اوپر کی آیت شریفہ میں ذکر ہوا منکرین علم غیب ہر موقع پر نمایاں طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ علمائے محققین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو ان پانچوں باتوں کا بھی علم عطا فرما دیا چنانچہ علامہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

وَلَمْ یَخْرُجْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بَعْدَ اَنْ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْخَمْسَةِ۔

یعنی حضور پاک ﷺ نے دنیا سے رحلت نہ فرمائی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو

مغیبات خمسہ کا علم عطا فرما دیا۔

اسی طرح صاحب کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں:

قُلْتُ لِلشَّیْخِ فَاِنَّ عُلَمَاءَ الظَّاهِرِمِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَغَیْرِهِمْ اِخْتَلَفُوْا فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الْمَذْكُوْرَاتِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآیَةَ فَقَالَ كَیْفَ یَخْفٰی اَمْرُ الْخَمْسِ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَاحِدُ مِنْ اَهْلِ التَّصَرُّفِ مِنْ اُمَّتِهِ الشَّرِیْفَةِ لَا یُمْكِنُهُ التَّصَرُّفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْخَمْسِ۔ (ص ۲۸۳)

یعنی میں نے اپنے شیخ عبدالعزیز عارف سے عرض کیا کہ علمائے ظاہر یعنی محدثین وغیرہ سے اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جن میں آیت وارد ہوئی تو شیخ نے جواب دیا کہ ان پانچ باتوں کا علم حضور پر کس طرح مخفی رہ سکتا ہے جب کہ ایک صاحب تصرف امتی کو بغیر ان پانچوں علموں کے تصرف ممکن نہیں۔

آیت مذکورہ میں جن پانچ باتوں کا ذکر ہے اگر کتب احادیث پر عمیق نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو ان پانچوں باتوں کا علم ہو گیا تھا چنانچہ ترمذی شریف کی طویل حدیث جس میں فتنہ یاجوج و ماجوج کا ذکر ہے آپ ﷺ نے مینہ برسنے کی خبر دی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت امام مہدی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کی ولادت کی جس کے الفاظ یہ ہیں: تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا یَكُوْنُ فِیْ حِجْرِكَ۔ کل کیا ہوگا اس کی بھی آپ نے خبر دی چنانچہ فتح خیبر کے موقع پر فرمایا: کل ایسے شخص کو میں جھنڈا عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دے گا۔ کس کی موت کہاں ہوگی اس کا بھی آپ ﷺ کو علم تھا۔ چنانچہ آپ نے غزوۂ بدر کے موقع پر کفار کے بڑے بڑے سرداروں کے قتل ہونے کی جگہ کی نشاندہی فرما دی۔ قیامت کے متعلق بھی حضور ﷺ نے ارشادات فرمائے۔

ہم نے ان سطور میں پانچوں باتوں کے متعلق واقعات کی طرف اشارہ کر دیا اگر کتاب کی ضخامت کا خوف نہ ہوتا تو مغیبات خمسہ سے متعلق ہر واقعہ تفصیلی الفاظ کے ساتھ درج کر دیتے جسے مفصلاً الفاظ حدیث دیکھنا ہوں وہ تمامی کتب احادیث میں ان واقعات کی تفصیل مطالعہ کرے۔

علم غیب اور احادیث

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔ (رواہ البخاری)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ ﷺ نے ہماری مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کی اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی یاد رکھا اسے جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَخْطَبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو حضور علیہ ﷺ نے ایک دن فجر کی اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا تو آپ اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر آپ اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں

تک کہ آفتاب غروب ہو گیا پس خبر دی ہم کو قیامت تک ہونے والی باتوں کی جو ہم میں سے زیادہ دانا ہے وہ اس دن کو بہت یاد رکھنے والا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْئُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَآهُ عَرَفَهٗ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ دیا اور خبر دی ان فتنوں کی جو ظاہر ہوں گے نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی قیامت تک مگر بیان فرما دیا اس کو یاد رکھا اسے جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا یعنی بعضوں نے یاد رکھا اور بعض بھول گئے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جانا ہے اس قصہ کو میرے یاروں نے جو صحابہ میں سے موجود تھے اور بعض نہیں جانتے مفصلاً اس لئے کہ واقع ہوا ہے نسیان اور میں بھی ان میں سے ہوں اور جب کوئی چیز آپ کی بتائی ہوئی سامنے آتی ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں اسے جیسے کہ یاد دلاتا ہے چہرہ کسی شخص کا جبکہ وہ غائب ہوتا ہے اور جب اسے دیکھ لیتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (رواہ الدارمی مرسلاً۔ مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے خدا کو اچھی صورت میں دیکھا خدا نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے خدا نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس سے میں نے اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان فیض کی سردی پائی پس میں نے جان لیا جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

طبرانی میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا ذَكَرَ لَنَا مِنْهُ عِلْمًا۔

یعنی حضور پاک ﷺ نے اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو ہلائے مگر حضرت نے ہم سے اس کا بھی بیان فرما دیا۔

واقعہ بدر کے موقع پر حضور ﷺ نے ہر ایک کی وفات و مقام شہادت بتاتے ہوئے فرمایا:

هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَمَامَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں صحابی کے گرنے اور شہید ہونے کی جگہ ہے اور دست مبارک کو جگہ جگہ رکھ کر بتا دیا۔ کوئی شخص بھی اصحاب بدر میں ایسا نہ تھا جو حضور ﷺ کے ارشاد کے علاوہ دوسری جگہ شہید ہوا ہو۔

علامہ قسطلانی مواہب میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حدیث ذیل نقل فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

(انتہی مواہب الدنیہ جلد ۲، ص ۱۹۲)

یعنی خدا نے تمام دنیا کو میرے سامنے کیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں جو کچھ کہ اس میں ہے اور جو اس میں ہو گا قیامت تک اور دنیا کے تمام اطراف و جوانب میرے سامنے اس طرح ہیں جیسے ہاتھ کی یہ میری ہتھیلی۔

عینی شرح بخاری میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے قصیدہ پیش کرنے کی روایت ہے جس کا ایک شعر یہ بھی ہے:

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ مَاْمُوْرٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہر غیب کے امر پر مامور ہیں۔

ان اشعار کو سن کر حضور علیہ السلام نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ مقام غور ہے کہ جو ذات شریفہ حجت الٰہی ہو کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کے سامنے کوئی غلط بات کہی جائے اور آپ خوش ہو جائیں اور اپنے خادم کو اس سے منع نہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام و خاص طور پر حضور علیہ السلام کو عالم غیب جانتے تھے یہی سبب تھا کہ مالک بن عوف نے جو اشعار پڑھے ان میں سے ایک مصرعہ یہ بھی تھا:

وَمَتٰى تَشَآ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِيْ غَدٍ

غرض محدثین و متقدمین علمائے کرام کے نزدیک حضور علیہ السلام عالم غیب تھے اور یہ مسئلہ ہر طرح مدلل ہو کر ثابت ہو چکا ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب اور علم غیب

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ میں:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"رسول اللہ علیہ السلام مطلع امت بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ الی ان قال در روایات آمدہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلانے چناں می کنند و فلانے چناں تا روز قیامت ادائے شہادت تواں کرد انتہی۔"